حدیث لولاک

ایڈیٹر روزنامہ ''نوائے وقت'' کے نام خط

حدیث لولاک

ایڈیٹر روزنامہ ''نوائے وقت'' کے نام خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ح-ف۲۰۰۴/۶۲۱ ۲۳/مارچ ۲۰۰۴ء

مکرمی جناب مدیر روزنامہ نوائے وقت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ---

مورخہ ۲۲/مارچ ۲۰۰۴ء کے روزنامہ نوائے وقت لاہور میں ''ضروری تصحیح'' کے عنوان سے ایک خط کو بڑے اہتمام سے شائع کیا گیا، جس میں کالم ''نوربصیرت'' میں شائع شدہ ''حدیثِ لولاك'' پر تنقید کی گئی ہے اور ''الموضوعات الکبیر'' کے حوالے سے یہ تأثر دینے کی سعیٔ نامشکور کی گئی ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے---

جواباً عرض ہے کہ یہ حدیث معنی کے اعتبار سے درست ہے اور امام دیلمی، امام احمد قسطلانی، علامہ محمود آلوسی بغدادی (صاحبِ تفسیر روح المعانی)، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہم ایسے جلیل القدر اکابر محدثین اور محققین نے اس حدیث کو متعدد الفاظ سے اپنی تصانیف میں

نقل کیا ہے اور اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس سے مسائل کا استنباط کیا ہے۔ مکتوب نگار نے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف الموضوعات الکبیر کا نامکمل حوالہ پیش کیا ہے، وہ مکمل عبارت کا بغور مطالعہ کر لیتے تو عظمتِ مصطفیٰ کی مظہر اس حدیث کے حوالے سے غلط فہمی کا شکار نہ ہوتے۔ ملا علی قاری کی پوری عبارت یوں ہے:

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ، قَالَ الصَّنعَانِيُّ إِنَّهُ مَوْضُوعٌ كَذَا فِي الْخُلَاصَةِ لٰكِنَّ مَعْنَاهُ صَحِيحٌ فَقَدْ رَوَى الدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعًا أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ وَ فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَسَاكِرَ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا---[الموضوعات الکبیر، صفحہ ۵۹، مجتبائی، دہلی]

''لولاك لما خلقت الافلاك'' کو صنعانی نے موضوع کہا (جیسا کہ کتاب خلاصہ میں ہے) لیکن اس کا معنی صحیح ہے، کیوں کہ دیلمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے:

''میرے پاس جبریل آئے اور کہا کہ اے محمد! اگر آپ نہ ہوتے تو میں جنت پیدا کرتا نہ نار جہنم کو پیدا کرتا''---

اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ:

''اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا''---

اس عبارت کا مفہوم یہ ہے کہ حدیث لولاک کو صرف صنعانی نے موضوع کہا، مگر محققین کے ہاں یہ حدیث معنی و مفہوم کے اعتبار سے بالکل درست ہے کیوں کہ یہ مفہوم دیگر احادیث سے ثابت ہے---

اصولِ حدیث کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ روایت بالمعنی جائز ہے،

ورنہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم بھی محل نظر ٹھہریں گے---

علامہ محمد الفاسی لکھتے ہیں:

و فی حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عندَ البیهقی فی دلائله و الحاکم وَ صَحَّحَهُ و قول اللّٰهِ تبارکَ و تعالیٰ لِآدَم علیہ السلام لَو لا مُحمّدٌ مَا خَلقتُكَ و روی فی حدیثٍ آخر لولاه ما خلقتُكَ و لا خَلقتُ سماءً و لا ارضًا---[مطالع المسرات، صفحہ ۲۶۴]

''بیہقی اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا اور اسے صحیح قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا کہ اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں پیدا کرتا اور نہ زمین و آسمان کو پیدا کرتا''---

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بزمِ کونین سجائی ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے مگر جانے کیوں کچھ لوگوں کو اس سے چڑ ہے اور وہ ہر ایسی روایت کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش کرتے ہیں، جس سے عظمتِ مصطفیٰ کا اظہار ہوتا ہو---

محدثین کرام کے علاوہ شعراء نے بھی رفعت مصطفیٰ کے اس پہلو کو موضوع سخن بنایا ہے۔ محدث ابن جوزی کے تلمیذ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''بوستاں'' میں لکھتے ہیں:

ترا عزّ لولاک و تمکیں بس ست
ثنائے تو طٰہٰ و یٰس بس ست

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں:

وَ کَیفَ تَدْعُوْ اِلَی الدُّنْیَا ضَرُوْرَۃُ مَن
لَوْلَاہُ لَم تَخرُجِ الدُّنیَا مِنَ العَدَمِ

علامہ اقبال لکھتے ہیں:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزم توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

مولانا ظفر علی خاں کا یہ شعر بھی خاصا مشہور ہے:

گر ارض و سما کی محفل میں لولاك لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں

تصریحاتِ محدثین و محققین کی روشنی میں علیٰ وجہ البصیرت یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ مکتوب نگار کا ''حدیث لولاک'' کو موضوع قرار دینا درست نہیں---

براہِ کرم اس وضاحت کو نمایاں ترین انداز میں شائع کر دیا جائے، تاکہ دانستہ یا نادانستہ پیدا کردہ غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے اور سببِ تخلیق کائنات، فخر موجودات، حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان محبوبیت پر مبنی اس حدیث کی معنویت آشکار ہو جائے---

[ماہ نامہ نور الحبیب، اپریل ۲۰۰۴ء، مضمون کا خلاصہ روزنامہ نوائے وقت، لاہور نے بھی نمایاں طور پر شائع کیا]

لاریب ہیں اللہ جل جلالہ کی تخلیق کا شہکار
''وہ باعثِ کن ، منبع و سرچشمۂ انوار''

تھا کنزِ خفی ، چاہا کہ ہو اب مرا اِظہار
تب پیدا کیا ''حی'' عزوجل نے نورِ شہِ ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس نور کے صدقے میں کیا روحوں کو پیدا
پھر نصرتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لیا نبیوں سے اِقرار

[نوریؔ]